کلام اقبال زبورِ عجم کے خوش نویس
محمد صدیق الماس رقم

ڈاکٹر محمد اقبال بھٹہ

لاہور شہر کا شمار جہاں دیگر علوم وفنون کی سرپرستی کے سلسلے میں ہوتا ہے وہاں خوشنویسی اور فن خطاطی میں بھی اس شہر کی ایک معتبر تاریخ ہے۔ جس کا آغاز بالخصوص سلطان ابراہیم غزنوی (۴۵۱ھ-۴۹۲ھ / ۱۰۵۹ء-۱۰۹۸ء) کے زمانہ میں ہوا جب لاہور علمی سرگرمیوں کا گہوارہ بن چکا تھا اور بقول عوفی لاہور اس وقت علم وفضل کا بڑا مرکز تھا۔ ابراہیم کا ایک وزیر ابونصر فارسی جو ادبی دلچسپیوں کی وجہ سے ادیب مشہور تھا، اس نے لاہور میں ایک خانقاہ قائم کی جو اہل علم اور دوسرے بزرگوں کی جائے پناہ تھی اور آہستہ آہستہ کاشغر، بلخ، بخارا، عراق، خراسان، ثمرقند، غزنی اور دوسرے ممالک سے اہل علم کھچ کر یہاں آنے لگے۔[1] یہ سلسلہ صدیوں سے جاری رہا اور اٹھارہویں، انیسویں صدی عیسوی میں لاہور شہر دیگر علوم وفنون کے علاوہ خطاطی کا مرکز بن گیا۔ اسی دوران بڑے بڑے شعراء اور ادیب یہاں مقیم تھے۔ صحافتی حوالے سے لاہور درجہ کمال پر فائز تھا اور تمام اخبارات میں کتابت ایک خاص اہتمام سے ہوا کرتی تھی جہاں سرکردہ خطاط فن کتابت سے وابستہ عملہ مہیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی لکھتے ہیں کہ اس شہر میں فن خطاطی کا عروج یہاں سے نکلنے والے روزناموں کی وجہ سے تھا۔[2] اس زمانے کے ادیب اور شعراء زیڈ کی نِب اور سیاہی کا استعمال کرتے تھے اور غالب سے لے کر اقبال تک بہت اچھے شکستہ نویس تھے۔[3] اس طرح وہ خطاطی کے اسرار و رموز کو بھی بخوبی سمجھتے تھے۔ علامہ اقبال بھی شکستہ میں باکمال تھے۔ ان کے خط کے بارے میں راقم نے پہلے ہی ایک مضمون لکھا جو اقبال ریویو میں ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا۔ علامہ اقبال نے پرویں رقم جیسے استاد خطاط کی ایک رباعی لکھتے ہوئے اصلاح کی تھی اور خطاطی کے زاویے کو مدنظر رکھنے کی ہدایت بھی کی جس کا عکس اسی مضمون میں دیا گیا ہے۔[4]

شعراء اپنا کلام بھیجنے کے لیے جو خط لکھتے تھے وہ بھی خطاطی کے حوالے سے بہت اہم ہیں۔ اقبال کی

پیدائش کے وقت تعلیم وفنی ماحول نے بھی علامہ اقبال کے کلام کی خطاطی کے لئے ایک اہم کردار ادا کیا۔ علامہ کے کلام کے پہلے کاتب منشی فضل الٰہی مرغوب رقم تھے جو اپنے پریس مرغوب ایجنسی سے علامہ اقبال کی نظمیں کتابت کر کے شائع کرنے کا اہتمام کرتے اور پھر انجمن حمایت اسلام کے سالانہ جلسوں میں فروخت کرتے۔[۵] جب کہ پوسٹر نویسی کے لئے حاجی دین محمد لاہوری علامہ اقبال کے پوسٹر ڈیزائن کرتے اور انہوں نے ۱۹۲۶ء میں پنجاب لیجسلیٹیو کونسل کے انتخابات کے سلسلے میں علامہ اقبال کی طرف سے نہایت جلی پوسٹر لکھنے پر 'کاتب کن فیکون' کا خطاب پایا۔ حاجی دین محمد بھی علامہ اقبال کی مجلسوں میں اکثر حاضر رہتے۔[۶] ان دنوں تاج الدین زریں رقم اور عبدالمجید پرویں رقم لاہور میں خطاطی کے حوالے سے نیا باب رقم کر رہے تھے۔ ان میں سے تاج الدین زریں رقم نے علامہ اقبال کی شہرۂ آفاق نظم 'شکوہ اور جواب شکوہ' کو خوبصورت انداز میں کتابت کیا جس کی ایک کاپی آج بھی علامہ اقبال میوزیم میں موجود ہے۔[۷]

جبکہ علامہ کی زیادہ تر شاعری کی کتابت منشی عبدالمجید پرویں رقم نے کی جو نستعلیق کی لاہوری طرز کے بانی بھی ہیں۔ اس کتابت کے سلسلے میں علامہ اقبال کے تین خطوط جو علامہ اقبال میوزیم میں زیر نمائش ہیں نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ جن سے پرویں رقم اور علامہ اقبال کے کتابت کی اُجرت کے سلسلہ میں اختلافات کا اشارہ ملتا ہے۔[۸] ان اختلافات کی وجہ سے علامہ اقبال نے زبور عجم کی کتابت محمد صدیق الماس رقم سے کروائی جو ان کی کوٹھی واقع میکلور روڈ لاہور میں ہوئی اور کتابت کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کتابت علامہ اقبال کی نگرانی میں ان کے گھر میں ہوئی۔ محمد صدیق الماس رقم جامکے چیمہ میں ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے بہنوئی مولوی محمد اعظم اچھے خوش نویس تھے جو انہیں حکیم محمد عالم کے پاس گھوڑیالہ لے گئے جہاں انہوں نے مشق خطاطی کی۔ پھر لاہور آ کر روزنامہ زمیندار کے ہیڈ کاتب مولوی محبوب عالم کے پاس قیام پذیر ہوئے جہاں انہوں نے حاجی دین محمد اور عبدالحمید پروین رقم کی خطاطی کو دیکھا اور مشق جاری رکھی۔ الماس رقم کا خطاب انہیں زمیندار اخبار کا بورڈ لکھنے پر مولانا ظفر علی خان کی تجویز پر زمیندار کے نامور ایڈیٹر اظہر امرتسری نے دیا اور یہ خطاب پھر ان کے نام کا ایسا جزو بنا کہ لوگ اس کے بغیر ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔[۹] الماس رقم کا تعلق بھی سیالکوٹ سے تھا اور 'زبور عجم' کی کتابت کے لئے شاید اس تعلق نے بھی یاوری کی ہوگی۔[۱۰] اگرچہ علامہ اقبال کا کلام مختلف اخبارات کی زینت بھی بنا کرتا تھا جسے اس وقت کے معروف خوشنویس منشی عبدالقدوس کتابت کیا کرتے تھے۔[۱۱] الماس رقم نام کے صرف یہی کاتب گزرے ہیں۔ ۱۹۳۴ء میں جب علامہ اقبال اور پرویں رقم میں کتابت کی اُجرت پر اختلافات پیدا ہو گئے[۱۲] تو الماس رقم نے زبور عجم کی کتابت علامہ اقبال مرحوم کی زیر نگرانی میکلور روڈ والی کوٹھی میں بیٹھ کر کی۔ لاہور میں قیام پاکستان سے قبل انہوں نے ۱۹۴۰ء میں فیروز

سنز کے مطبوعہ عکسی قرآن مجید کی کتابت کی۔اس کے علاوہ تاج کمپنی لمٹیڈ کا بورڈ لکھا۔یہ بورڈ ایک عرصہ دراز تک اڈا کراؤن بس کے قریب آویزاں رہا اور اہل فن سے داد ووصول کرتا رہا۔قیام پاکستان سے قبل لاہور میں نامور ادیبوں اور شاعروں کے اجتماع کے لئے انہوں نے کرشن چندر، سعادت حسن منٹو کی کتابیں تاجور نجیب آبادی مرحوم (ادبی دنیا) اور مولانا ظفر علی خان کے مجموعہ کلام اور علامہ مشرقی کی ایک کتاب ارشادات کی کتابت کی۔اس دوران انہوں نے جگر مراد آبادی کے کلام شعلہ طور کے سرورق کو اپنے فن سے جلا بخشی۔حفیظ جالندھری کے شاہنامہ اسلام کی کتابت کی۔۱۹۴۶ء میں برکت علی اسلامیہ ہال میں ان کی تاج پوشی کی گئی اور انہیں 'خطاط العصر' کا خطاب بھی دیا گیا۔اسی سال آپ خوشنویس یونین کے صدر بھی بنے۔موصوف حضرت قطب العالم عمر بریلوی کے مرید تھے۔شاد باغ جاتے ہوئے ان کے عزیزوں کے مکان پر 'فاضل منزل' کے جلی حروف ان کے موئے قلم کا نتیجہ ہیں۔سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگ حضرت طاہر بندگی کے مزار کا کتبہ لکھا تو متولی سے درخواست کی کہ مجھے یہیں دفن کرنا۔یہ گفتگو ۱۹ مارچ ۱۹۷۲ء کو ہوئی اور ۳۰ مارچ ۱۹۷۲ء کو الماس رقم دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے اور حضرت طاہر بندگی کے جوار میں دفن ہوئے۔

آپ نے فن خطاطی کی آبیاری خوشنویس یونین کے صدر کی حیثیت سے کی اور فن خطاطی میں اپنے جیسے کئی شاگرد بھی پیدا کئے۔آپ کا شمار نستعلیق کے چوٹی کے خطاطوں میں کیا جاتا تھا۔موصوف جامعہ ملیہ دہلی سے بھی وابستہ رہے۔مختلف جرائد کی الواح اور کتب کے سرورق آپ کے فن کی گواہی دیتے ہیں۔ان کی بیٹھک اردو بازار میں موجود تھی جہاں مشتاق احمد بھٹہ، محمود احمد، محمد جمیل تنویر رقم، محمد سدید، خواجہ محمد شفیع، محمد اقبال عباسی اور منیر احمد بھٹی مرحوم نے آپ سے خطاطی میں کسب فیض کیا۔آپ نے مختلف قبروں کے کتبوں کے علاوہ شیخ طاہر بندگی کے مزار کے کتبے کتابت کئے۔آپ کا مزار شیخ طاہر بندگی کے مزار کے دروازے سے دس میٹر جانب مغرب سڑک کے کنارے ہے۔جس کا کتبہ جمیل احمد تنویر رقم نے لکھا۔الماس رقم نے اخبارات میں خوشنویسی کے لئے عملہ بھی مہیا کیا۔[۱۳]

❁...❁...❁

حوالہ جات وحواشی

۱- شیخ محمد اکرام، آب کوثر، ایڈیشن چہارم، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۳۹۔

۲- ڈاکٹر عبداللہ چغتائی، خطاطی، ۱۷۰۷ء-۱۹۷۲ء، تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند، فارسی ادب سوم، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۹۲ء، جلد ۵، ص ۳۴۲۔

3- Muhammad Iqba Bhutta, Iqbal - The Connoiseur of Calligraphy, *Iqbal Review*, October 1998, Iqbal Academy Pakistan, Lahore, p 77

4- Ibid, p 77.

۵- محمد اقبال بھٹہ، کلام اقبال کے پہلے کاتب منشی فضل الٰہی مرغوب رقم، زبان و ادب، ششماہی، نمبر ۱۷، جنوری ۲۰۱۶ء۔

۶- محمد اقبال بھٹہ، کاتب کن فیکون حاجی دین محمد خوشنویس، اقبال ریویو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، اپریل ۲۰۰۲ء، ص ۱۳۹۔

۷- علامہ اقبال، شکوہ جواب شکوہ، کتابت از تاج الدین زریں رقم، سلسلہ نوادرات نمبر، علامہ اقبال میوزیم لاہور۔

۸- خطوط اقبال بنام پرویں رقم، سلسلہ نوادرات نمبر، علامہ اقبال میوزیم لاہور۔

۹- میاں محمد یعقوب ایڈووکیٹ، محمد صدیق الماس رقم، روزنامہ امروز، لاہور، اشاعت خاص، صفحہ آخر۔

۱۰- ڈاکٹر محمد اقبال بھٹہ، کلام اقبال کے خطاط، نیشنل میموریل میوزیم لائبریری، اسلام آباد، ۲۰۰۷ء، ص ۶۶۔

۱۱- ڈاکٹر محمد اقبال بھٹہ، کلام اقبال کے خطاط، نیشنل میموریل میوزیم لائبریری، اسلام آباد، ۲۰۰۷ء، ص ۵۵۔

۱۲- محمد اقبال بھٹہ، لاہور اور فن خطاطی، علم وعرفان پبلشرز، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص ۲۲۴۔

۱۳- محمد اقبال بھٹہ، خطاطی کے فروغ میں لاہور کا حصہ، شعبہ تاریخ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، ۱۹۹۸ء، ص ۵۱۴، ۶۶۱، ۸۰۷۔